اَمانتداری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قرآنِ کریم میں امانتداری کی عظمت

عزیزانِ محترم! امانتداری اَخلاقیات کے عظیم مراتب میں سے ایک اعلیٰ رُتبہ اور حکمِ قرآنی ہے، امانت کی کئی قسمیں ہیں: عبادت میں اَمانت، اَعضاء کی حفاظت میں اَمانت، مال ودیگر اشیاء میں اَمانت، کام کاج وڈیوٹی میں امانت، بات چیت وکلام میں امانت، خرید وفروخت میں امانت، تحریر وتقریر میں امانت، امانت چاہے علم اور اَسرار ورُموز میں ہو یا اَحکام میں، دِینی اُمور میں ہو، عزّت وآبرو میں یا کسی اَور شَے میں ہو، امانت کا مفہوم ان تمام کو شامل ہے، خالقِ کائنات جَلّ جلالہٗ نے انسان کو ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک، کان، دل، دماغ اور جسم کی سلامتی وغیرہ بے شمار نعمتوں سے نوازا، حتّٰی کہ پوری کائنات کو انسان کے لیے بنایا، لہٰذا ہم پر بھی لازم ہے کہ پروردگارِ عالَم کی

عطا کردہ امانتوں کی حفاظت کرتے ہوئے انہیں اطاعتِ خداوندی اور اِتّباعِ رسول میں استعمال کریں، نعمتوں کا صحیح استعمال امانتداری اور اس کے برعکس خیانت ہے، پروردگارِ عالَم جَلَّ جَلَالُہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْآ أَمٰنٰتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ ورسول سے خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت کرو"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "فرائض وواجبات کا چھوڑنا اللہ تعالیٰ سے خیانت ہے، اور سنّت کا ترک رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے خیانت ہے"[2]، نیز فرمایا: "امانت میں کسی کا راز، عزّت وآبرو سب قسم کی امانتیں داخل ہیں، کہ کسی کا مال نہ مارو، کسی کے خفیہ راز جو تم سے کہے گئے انہیں فاش نہ کرو، ایک دوسرے کی عزّتیں مَت اُچھالو"[3]۔

امانت خواہ مال میں ہو یا علم میں یا اَسرار ورُموزِ الٰہی میں، جو بھی اس کے اہل ہوں انہیں سپرد کی جائے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾[4] "اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں اُنہیں سپرد کردو!"۔ اللہ ورسول اور دیگر مخلوق سے جو جائز وعدے کیے جائیں، سب کو پورا کرنا بھی امانتداری کا حصّہ ہے، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "اصحابِ اَمانات اور حکّام کو امانتیں

---

(١) پ٩، الأنفال: ٢٧.

(٢) "خزائن العرفان في تفسير القرآن" ص٢٩٠۔

(٣) "تفسير نور العرفان" ص٢٨٦۔

(٤) پ٥، النّسآء: ٥٨.

دیانتداری کے ساتھ حقدار تک پہنچانے، اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے، فرائض بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں، ان کی ادائیگی بھی اس حکم میں داخل ہے"[1]۔

مؤمن بندہ اللہ ورسول اور دیگر مخلوق کی امانت میں خیانت نہیں کرتا، ہمارے اعضاء بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں، اِن سے گناہ کرنا اور ان کا خلافِ شریعت استعمال بھی امانت میں خیانت ہے، اللہ تعالیٰ نے امانتداروں کو خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ﴾[2] "وہ (لوگ کامیاب ہوئے) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں"۔ تو معلوم ہوا کہ امانتداری اللہ ورسول کا پسندیدہ کام اور کامیابی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

خیانت کرنے والوں کی طرفداری مت کرو

برادرانِ اسلام! جو خیانت کرے اُس کی اِصلاح ضروری ہے، بالواسطہ یا بلاواسطہ اُس کی حمایت کرنا؛ تاکہ اُس پر جُرم ثابت نہ ہو سکے اور وہ باعزّت بَری ہو جائے، یا جُھوٹی گواہی دینا کہ فُلاں بے قصور ہے، یہ سب ناجائز وحرام کام ہیں، اسی طرح جُھوٹوں کی وکالت بھی جائز نہیں؛ کیونکہ مجرم وگناہگار کی گناہ پر مدد کرنا بھی جُرم وگناہ ہے، ایسی وکالت کی اُجرت بھی حرام ہے، اللہ رب العالمین کا فرمان ہے: ﴿إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ اللهُ ۚ وَلَا تَكُنْ

---

(۱) "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" ص۱۳۹۔

(۲) پ۱۸، المؤمنون: ۸.

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْماً﴾[1] "اے حبیب! یقیناً ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اُتاری؛ تاکہ جس طرح اللہ آپ کو دکھائے آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں، اور خیانت والوں کی طرفداری نہ کریں"۔ اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فیصلہ کرنے میں عفو ودرگزر سے کام نہ لیا جائے، بلکہ مجرِم کو بغیر کسی رِعایت کے پوری سزا دی جائے، اور مجرم کی طرفداری کرنا، یا اس کے لیے جھوٹی گواہی دینا بھی حرام ہے، بلکہ ہر حال میں سچ بولنا چاہیے۔

خیانت بہت بُری عادت ہے

حضراتِ گرامی قدر! خیانت نہایت ہی بُری عادت ہے، اس سے بچنا ہر ایک پر لازم ہے، تمام صالحین خیانت سے بچ کر امانتداری پر عمل پیرا رہے، اور اپنے پیروکاروں کو بھی ہمیشہ اِسی بات کا دَرس دیا، صادق وامین آقائے دوجہاں ﷺ نے خیانت کو ایمان کی کمزوری قرار دیا، حضرت سیّدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «لاَ إِيْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهُ»[2] "جس میں امانتداری نہیں اُس کا ایمان کامل نہیں"، رسولِ کریم ﷺ نے ہمیں خیانت سے بچنے کا حکم دیا، حضرتِ سیّدنا سَمُرہ بن جُندُب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ

---

(۱) پ۵، النسآء: ۱۰۵.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه، ر:۱۲۳۸٦، ٤/ ۲۷۱.

نے ارشاد فرمایا: «عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ»[1] "جو چیز بطورِ اَمانت لی ہو، آدمی پر اُس کی حفاظت واپسی تک لازم ہے"۔

امانت میں ہر وہ چیز داخل ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے بندے کو اَمین مقرّر کیا ہے، یعنی بحُسن وخوبی فرائض وواجبات کی ادائیگی، اپنے اَعضاء ومال ودَولت کی نعمت نیک کاموں میں خرچ کرنا، والدَین کی خدمت کرنا، والدَین واَساتذہ کا اولاد وشاگرد کی اچھی تعلیم وتربیت کرنا، لوگوں کی عزّتوں کی حفاظت کرنا، پڑوسیوں کے حقوق کا تحفّظ کرنا وغیرہ بھی امانت میں داخل ہے، اِن مُعاملات میں کوتاہی رب تعالیٰ کی نافرمانی، بندوں کی حق تلفی، مال کا ضیاع اور فضول خرچی کے ساتھ ساتھ خیانت اور انتہائی بُری عادت بھی ہے، اس سے بچنا ہر ایک پر لازم وضروری ہے۔

اَمانتداری مُعاشرے کے امن وامان کی ضمانت ہے

محترم بھائیو! امانتداری کے سبب مُعاشرے میں اعتماد اور امن وامان کی فِضا قائم ہوتی ہے، امانتداری کی بدَولت پوری سوسائٹی نِفاق ونفرت، جُھوٹ وفریب، وعدہ خلافی اور خیانت وغیرہ جیسے مُہلِک اَمراض سے پاک وصاف رہتی ہے؛ کہ اَمانتدار شخص خود بھی اِن برائیوں سے پاک وصاف رہتا ہے، اور دوسروں کو بھی ویسا ہی دیکھنا پسند کرتا ہے، کہ رحمتِ کونَین ﷺ نے خیانت کو مُنافق کی علامت قرار دیا، حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" حديث سمرة بن جندب، ر: ۲۰۱۰۷، ۷/ ۲٤۸.

خَانَ»(۱) "مُنافق کی تین ۳ نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جُھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب اُس کے پاس امانت رَکھوائی جائے تو خیانت کرے"، لہٰذا ہم سب کو امانتداری اپنانی ہے؛ کہ اس میں پورے مُعاشرے کا امن واماں پوشیدہ ہے۔

امانتداری خاندان کی بقاء کا سبب ہے

عزیز دوستو! امانتداری سماج ومُعاشرے کے ساتھ ساتھ خاندان کی کامیابی وبَقاء کا بھی سبب وذریعہ ہے، امانتدار شخص اپنے اَہل وعِیال وخاندان والوں کو بھی اِسی بات کا دَرس دیتا ہے، اس طرح چراغ سے چراغ جلتا رہتا ہے، اور امانتداری کی رَوشنی پھیلتے پھیلتے پورے خاندان ومُعاشرے کو منوّر کر دیتی ہے۔

اسی طرح اَعضاء میں امانتداری یہ ہے کہ آنکھ، کان، زبان وغیرہ بھی بُرائیوں سے بچائے رکھے، کہ ان میں امانتداری بھی خاندان کی بَقاء وسلامتی میں اَہم کردار ادا کرتی ہے، اور اگر کسی نے ہمارے ساتھ خیانت کی ہو، تب بھی ہم اُس کی امانت میں خیانت نہ کریں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلاَ تَخُنْ مَنْ خَانَكَ»(۲) "امانت اُسے لَوٹا دو جس نے تمہارے سپُرد کی ہے، اور اُس کے ساتھ

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، باب علامة المنافق، ر: ۳۳، صـ۹.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الإجارَة، ر: ۳۵۳۵، صـ۵۰۹.

بھی خیانت مَت کرو جو تم سے خیانت کرے"۔ یعنی ہر حال میں امانتداری کو اپنانا ہے؛ کہ امانتداری خاندان ومُعاشرہ کی بقاو کامیابی کا اَہم سبب وذریعہ ہے۔

امانتداری بہترین عملی رویہ ہے

میرے بزرگو ودوستو! دوسروں کی خفیہ گفتگو کو راز میں رکھنا بھی امانت ہے، جہاں مال ودَولت، ساز وسامان اور دیگر اشیاء وغیرہ کو واپس کرنے، یا حقدار تک پہنچانے میں سستی وغفلت خیانت ہے، وہیں کسی کا راز اِفشا کرنا بھی خیانت ہے، یہ عمل باہمی نفرت اور قطع تعلقی کا بھی سبب بنتا ہے، رسولُ الله ﷺ نے فرمایا: «إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ الْتَفَتَ، فَهِيَ أَمَانَةٌ»[1] "جب کوئی کسی سے بات کرے تو دونوں کے جُدا ہونے کے بعد، اُن کے درمیان ہونے والی گفتگو ایک دوسرے کے پاس امانت ہے"۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو مسلمان کی خُفیہ وپوشیدہ باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے بھی ہمیشہ گریز کرنا لازم وضروری ہے۔

حضرت سیّدنا ابو عبَیدہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس امّت کا امانتدار کہا گیا

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! امانتداری ایک پسندیدہ، بلند رتبہ صفت اور اللہ تعالیٰ کے محبوبین وصالحین کا طریقہ ہے، نبئ اکرم ﷺ سے فیض یافتہ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ امانتداری کا ثبوت دیا، اس کی بدَولت لوگ انہیں امانتدار کہا کرتے، حضرتِ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نَجران کے حاکم رسولُ الله ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ: آپ نے ہم پر جو خراج لگایا

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، ر: ٤٨٦٨، صـ٦٨٧.

ہے، وہ ہم آپ کو دیں گے، آپ ہمارے ساتھ کسی اَمین کو بھیج دیجیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلاً أَمِيْناً حَقَّ أَمِيْنٍ» "میں ایسے امین شخص کو بھیجتا ہوں جو واقعی امین ہیں"، اِس پر تمام حاضرین صحابہ نے اپنے شَوق کا اِظہار کیا، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو عبَیدہ کھڑے ہو جاؤ! جب وہ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ»(۱) "یہ اِس امّت کے امین ہیں"۔ لہذا ہمیں بھی قرآن وحدیث کے اَحکام پر عمل اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی ہے، اِسی میں دونوں جہاں کی کامیابی ہے۔

اے اللہ! ہمیں امانتداری اپنانے کی توفیق عطا فرما، خائن کی طرفداری وجھوٹی گواہی سے محفوظ ومامون فرما، اے اللہ! ہمیں قوم وملک اور پورے مُعاشرے کے امن وامان کا ذریعہ بنا، ہمیں اپنے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمیں تقویٰ وپرہیزگاری عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ بنا،

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب المغازي، ر: ۴۳۸۰، صـ۷۴۳.

اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.